تصرفاتِ محمدیہ 

شیخ الاسلام مفتی اعظم

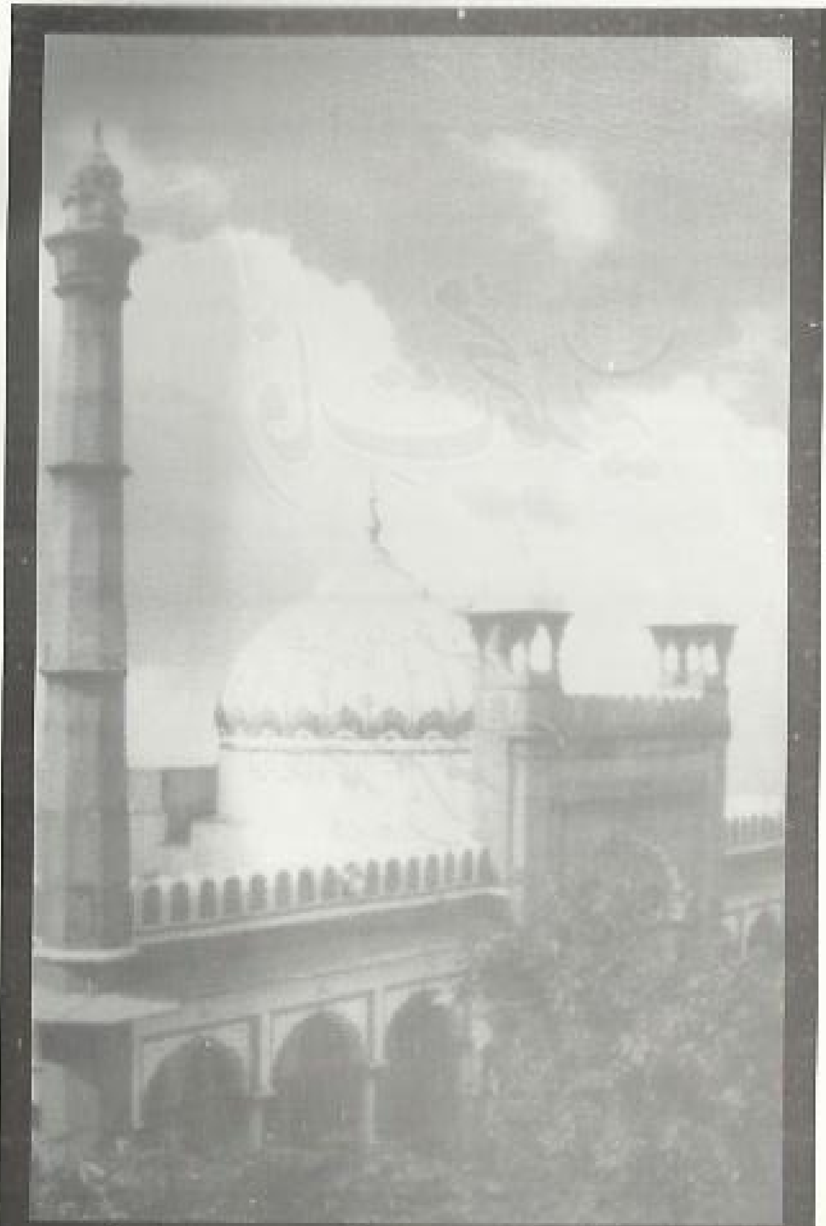
علامہ شاہ محمد مظہر اللہ

شاہی امام و خطیب

مسجد جامع فتحپوری، دہلی

ناشر

ادارہ مظہر اسلام ۔ لاہور



عکس: مسجد جامع فتح پوری، دہلی (۱۰۶۰ھ / ۱۶۵۰ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصرفاتِ محمدیہ ﷺ

شیخ الاسلام مفتی اعظم ہند

علامہ شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ

شاہی امام و خطیب مسجد جامع فتحپوری، دہلی

ادارہ مظہرِ اسلام، لاہور

اسلامی جمہوریہ پاکستان

سلسلہ مطبوعات نمبر ⑧

بیاد

شیخ الاسلام مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ
شاہی امام مسجد فتحپوری۔ دہلی

فیضان نظر

مجدد عصر سعادت لوح و قلم حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ

نام کتاب ——— تصرفات محمدیہ
مصنف ——— حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ
مرتب ——— پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (ایم۔اے، پی ایچ ڈی)
صفحات ——— ۳۴
تعداد ——— ۱۱۰۰ گیارہ سو
کمپوزنگ ——— الحجاز کمپوزرز، اسلام پورہ لاہور 7154080#
تاریخ اشاعت اول ——— ربیع الاول شریف ۱۴۱۷ھ/اگست ۱۹۹۶ء
ادارہ مظہر اسلام، لاہور
تاریخ اشاعت دوم ——— ذیقعدہ ۱۴۲۸ھ/نومبر ۲۰۰۷ء
ناشر ——— ادارہ مظہر اسلام، لاہور

نوٹ:۔ شائقین مطالعہ ۱۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر طلب کریں

ملنے کا پتہ

ادارۂ مظہر اسلام
۶۴/۳۔ نئی آبادی، مجاہد آباد، مغلپورہ، لاہور

مشمولات

(۱)

الحمدللہ الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا وارسلہ رحمۃ للعالمین بشیرا،انزل الیہ ایات بیّنات فعلیہ افضل الصّلوۃ واشرف التسلیمات وعلی الہ الکرماء البررہ وصحبہ الرحماء الخیرہ

امابعد!

فقدقال اللہ تعالی: اعوذ باللہ من الشیطن الرّجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ (القمر:۱)

صدق اللہ تعالی العلی العظیم ونحن علی ذلک من الشاہدین والشاکرین ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

اس سے قبل کہ میں اس آیہ کریمہ کے متعلق عرض کروں، دل یہ چاہتا ہے کہ میں اپنی زبان اُردو میں مولی تعالیٰ مجدہٗ کی قدرے حمد بجالاؤں کہ جس نے ایسا رسولِ عظیم عطا فرمایا جس کی اُمت میں داخل ہونے کی اولوالعزم رسول تمنا کرتے ہیں اور اس رؤف الرحیم کی کچھ صفت وثناء کروں جس نے ہمیں قعرِ جہنم سے بچایا اور مدارج عُلیا کا مالک بنایا۔ فللّٰہ الحمد۔

حمد و ثنائے باری تعالیٰ:

اے خالق ارض وسما تیری حمد وثنا کس سے ادا ہو، تو حمد وثناء کا مالک ہے اور ارض و

(۱)

الحمدللہ الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا وارسلہ رحمۃ للعالمین بشیرا،انزل الیہ ایات بیّنات فعلیہ افضل الصّلوۃ واشرف التسلیمات وعلی الہ الکرماء البررہ وصحبہ الرحماء الخیرہ

امابعد!

فقدقال اللہ تعالی: اعوذ باللہ من الشیطن الرّجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ (القمر:۱)

صدق اللہ تعالی العلی العظیم ونحن علی ذلک من الشاہدین والشاکرین ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

اس سے قبل کہ میں اس آیہ کریمہ کے متعلق عرض کروں، دل یہ چاہتا ہے کہ میں اپنی زبان اُردو میں مولی تعالیٰ مجدہٗ کی قدرے حمد بجالاؤں کہ جس نے ایسا رسولِ عظیم عطا فرمایا جس کی اُمت میں داخل ہونے کی اولوالعزم رسول تمنا کرتے ہیں اور اس رؤف الرحیم کی کچھ صفت وثناء کروں جس نے ہمیں قعرِ جہنم سے بچایا اور مدارج عُلیا کا مالک بنایا۔ فللّٰہ الحمد۔

حمد و ثنائے باری تعالیٰ:

اے خالق ارض وسما تیری حمد وثنا کس سے ادا ہو، تو حمد وثناء کا مالک ہے اور ارض و

- —— گلبنِ ہستی اسی کی صنعِ قدرت کی ایک جھلک،
- —— گل کی رعنائی بلبل کی خوشنوائی،
- —— فلک کی تدویر، شمس وقمر کی تنویر،
- —— زمین کا تحمّل، آسمان کا تجمّل،
- —— ستاروں کا نور، سیاروں کا دور وعبور،
- —— قمری کی آواز، مرغ کی پرواز،
- —— حسن محبوبانِ مجاز، دل عاشق کا سوز وگداز،

سب کچھ اس بیرنگ کے رنگ اور اس کی قدرت کے نیرنگ ہیں جس کے سامنے عقول عالیہ بھی دنگ ہیں جل جلالہ واعظم شانہٗ۔

قطعہ

اے برتر از قیاس وخیال وگمان ووہم	واز ہر چہ گفتہ ایم وشنیدہ ایم وخواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر	ما ہم چناں در اول وصف تو ماندہ ایم

کسی شاعر نے کیا خوب حمد بیان کی ہے:

تیری حمد کس سے ہو اور ثنا، تیری شان جل جلالہ	تیرا حق ادا ہو بشر سے کیا، تیری شان جل جلالہ
تو کریم ہے تو رحیم ہے، تو ہی حی وقدیم ہے	تجھے پائے عقل مجال کیا، تیری شان جل جلالہ
تری کنہ ہے وہ رفیع تر کہ ملائکہ ہیں شکستہ پر	نہیں دخل وہم وگماں کا، تیری شان جل جلالہ

کلمات نعت سرورکائنات ﷺ

اب اس خالق کائنات کی حمد کے بعد چاہتا ہوں کہ کچھ کلمات نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی عرض کروں لیکن اس میں بھی قدرت نہیں پاتا اور بجز اپنے عجز کے اعتراف کے اظہار کے کیا عرض کر سکتا ہوں؟ بھلا غور تو فرمائیں کہ نعت ومنقبت سرورِ کائنات، سرورِ موجودات کہ محبوب ترین خلاق عالم اور افضل ترین عبادت بنی آدم کس طور سے بیان میں آسکتی ہے؟ جس کی ذات عظمت آیات کو خود خالق بحر وبر انک لعلی خلق عظیم کے وصف کریم سے سراہے، انسان کی کج مج زبان کو کب یارا کہ اس محبوب رب العالمین کی صفت وثنا کرے اور شان جلیل، ذات جمیل فخر خلیل، صاحب کوثر وسلسبیل، دوائے درد ہر علیل کی جناب میں اسکے لائق تحفۂ تحیت وثناء پیش کرے۔ اس لئے کہ حق عز اسمہٗ نے اس جناب کی ذات قدرت آیات کو بے مثل وبے عدیل بنایا ہے۔ اس لئے کہ اپنی ذات بے ہمہ کا مظہر اتم بنانا مقصود تھا۔

سید و سرور محمد، نور جاں	بہتر و مہتر، شفیع مجرماں
چوں محمد پاک بود از تار و دود	ہر کجا رو کرد وجہ اللہ بود

- —— تبارک اللہ کیسا رسول برحق محبوب مطلق،
- —— سرور انبیاء، سردار دوسرا، مالک کوثر، شافع محشر،
- —— کتاب دانش وبینش کا ورق اولین،
- —— نسخۂ وجود کا لوح رنگین، خاتم المرسلین، خاتم نبوت کا روشن نگین،
- —— صفحات آفرینش کا بہتر مضمون،
- —— عالم وآدم کا سر مکنون،
- —— آئینۂ جمال احدیت، عکس جمال صمدیت،
- —— غازہ کش والضحیٰ طرہ کش والليل اذا سجیٰ،
- —— رو کش تجلی، سرمہ کش مازاغ البصر وماطغیٰ،
- —— شمع شبستان لم یزل، صدر ایوان رسل،
- —— صاحب طٰہٰ ویٰسین، قاسم نعمائے دنیا ودین،

- ——رافع لوائے حمد و عظمت، ساجد مقامِ وسیلت،
- ——سیر فرمائے عرشِ معلّٰی، صاحب مقام دنی فتدلّٰی،
- ——مخاطب بخطاب الم نشرح لک صدرک،
- ——مخاطب بہ کریمہ رفعنالک ذکرک
- ——حریم قدس کی شمع روشن، بزمِ کونین کا صدرِ انجمن،
- ——شاہ بوریہ نشیں، سلطان فقر آئیں،
- ——عالم علت علم الاولین والآخرین،
- ——نطق فرمائے کنت نبیاً وادم بین الماء والطین،
- ——ملائکہ کا مسجود، ارواح انبیاء کا مشہود،
- ——ہر طالب کا مطلوب، ہر عارف کا محبوب،
- ——ہر کامل کا مقصود، ہر حامد کا محمود،

جس کا نام پاک خالق ارض وسماء نے اپنے نام پاک کے ساتھ عرش پر لکھا اور ظاہر فرمادیا کہ میرے بعد جس کا رتبہ ہے وہ اس اسم کا مسمّٰی ہے، لہذا اوصافِ جمال نے اپنی نعت وثناء سے اس طرح اظہار عجز کیا:

یاصاحب الجمال و یاسید البشر	من وجھک المنیر لقد نور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقہ	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مجلس نبوی کے آداب:

اب طبیعت کا تقاضا تو یہ ہے کہ اپنے مقصد کے عرض کرنے سے پہلے ذرا تفصیل سے اس مجلس کے آداب کا ذکر کروں۔ پھر اس ذکر خاص کے فضائل عرض کروں، لیکن وقت چونکہ بہت کم ملا ہے اس لئے ان دونوں بیانوں کے لئے صرف ایک حدیث اور علماء کا ایک قول ہی ذکر کردینا کافی سمجھتا ہوں۔ اگرچہ عاشقانِ رسول کریم کو تو اس کی بھی حاجت

نہیں کہ من احب شیئاً اکثرہ ذکرہ

''جو کسی شے سے محبت رکھتا ہے اس کا ذکر اکثر کرتا ہے۔''

حدیث میں آیا ہے کہ:

''صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مجلس نبوی میں اس طرح مؤدب اور خاموش سر جھکا کر بیٹھتے تھے گویا ان کے سروں پر پرند بیٹھے ہیں۔''

ایسا ہی ادب اللہ تعالیٰ اور رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے ذکر کی مجلس میں ضروری ہے۔ چنانچہ **شفائے قاضی عیاض** میں ہے کہ:

''جب مومن حضور کا ذکر کرے یا سنے تو اس پر لازم ہے کہ ایسا خشوع و خضوع اور ایسا سکون اور وقار برتے اور حضور کی شان جلالت کا تصور رکھے کہ گویا حضور کی خدمت میں حاضر ہے۔''

یہ بھی یاد رکھئے کہ اس ذکر میں یہ ادب بھی ضروری ہے کہ اس میں درود کی کثرت رکھے۔ خصوصاً جب کہ حضور کا اسم مبارک لیا جائے ورنہ وعید شدید کا مستحق ہوگا۔

اس ذکر کی فضیلت میں یہ حدیث کفایت کرتی ہے جس کو علامہ زرقانی نے بحوالہ تنویر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ:

وہ (یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ) اپنے گھر میں اپنے اہل وعیال اور چند افراد قوم کو جمع کرکے ان کے سامنے وقائع ولادت کے بیان فرما رہے تھے اور حمد الٰہی اور درود رسالت پناہی میں مصروف تھے کہ اچانک سرورِ دوجہاں، شفیع مجرماں تشریف لے آئے اور ان کا یہ حال ملاحظہ فرماکر نہایت خوش ہوئے اور فرمایا:

حلت لکم شفاعتی

''میری شفاعت تم پر حلال ہوگئی'' (یعنی لازم ہوگئی)

سبحان اللہ! کیسے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو حضور ﷺ کے ذکر کی مجالس منعقد کر کے اپنی بخشش کا سامان کرتے ہیں۔ اس کے فوائد میں حضرت **شاہ عبدالحق محدث دھلوی** ''ماثبت من السنۃ'' میں فرماتے ہیں:

ومما جرب من خواصه ان امان في ذلك العام وبشرى عاجل بنيل البغية والمرام۔

''یعنی اس کی خاصیتوں میں سے ایک خاصیت جو تجربے میں آئی ہے یہ ہے کہ یہ مجلس اس سال باعث امن و امان ہوتی ہے اور حاجت روائی اور مقصد برآری کے لئے بشارت عاجلہ۔''

(ب)

عالم علوی میں تصرف:

اب میں اس آیہ کریمہ کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں جو میرے سامنے بیان کا زیب عنوان ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ (القمر:۱)

''قیامت نزدیک آئی اور شق ہو گیا چاند۔'' (مظہر القرآن)

اہل مکہ نے حضور ﷺ سے معجزہ طلب کیا تھا اور کہا تھا کہ:

''اگر تم سچے ہو تو چاند کے دو ٹکڑے کرو۔''

پس آپ نے باشارۂ انگشت مبارک چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھلا دیا۔ جس میں اشارہ اس بات پر فرمایا کہ ''میں خاتم النبیین ہوں۔ کہ میرے بعد اب قیامت ہی آنے والی ہے'' اور چاند کو دو ٹکڑے کر کے اس پر دلیل قائم کی کہ میری نبوت اور قیامت کا آنا برحق ہے۔ اس لئے کہ ایسی قدرت و طاقت کا ظہور اسی سے ہو سکتا ہے جو نبیوں کا بھی سردار ہو، اور اس میں اس بات پر بھی تنبیہ فرمائی کہ اب تم کو قیامت کے آنے میں مجال استبعاد نہیں رہی۔ اسی

لئے کہ بڑی وجہ قیامت کے انکار اور استبعاد کی یہی تھی کہ عالم کی صورت کا بگڑ جانا، بالخصوص اجرام علویہ یعنی آسمان اور ستاروں کا پھٹ جانا تمہارے نزدیک غیر ممکن تھا، سو تم نے (اے اہل مکہ!) خود دیکھ لیا کہ چاند پھٹ گیا یہاں تک کہ جبل حرا، چاند کے دو ٹکڑے کے درمیان تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو، پس اب کیسے کہہ سکتے ہو کہ عالم کی ہیئت کا بدل جانا محال ہے؟ لہٰذا اب تمہیں نہ میرے اس محبوب کے نبی الانبیاء ہونے پر مجال دم زدن ہے نہ قیامت کے آنے پر گنجائش مقال —— پھر فرماتا ہے کہ عجب حال ہے ان بے دین، عقل کے اندھوں کا کہ بت پرستی جیسی خلاف عقل باتوں کی خوبیوں کا تو یقین کرتے ہیں جس پر کوئی ایسی دلیل بھی قائم نہیں جو اس کے برا ہونے میں کوئی شبہ بھی پیدا کر سکے اور اس نبی کی نبوت اور قیامت کے آنے کی تکذیب کرتے ہیں، جس کے ثبوت پر یہ واقعہ دلیل قطعی ہے۔ چنانچہ **اللہ تعالیٰ** فرماتا ہے:

وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ (القمر:۲)

''اور (کافر) اگر کوئی معجزہ (ہمارے محبوب ﷺ سے) دیکھتے ہیں (جیسے شق القمر) تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو قوی جادو ہے۔''

(مظہر القرآن)

اس آیہ کریمہ میں صرف ایک ایسے معجزے کا ذکر کیا گیا ہے جو سب سے اونچے درجے کا ہے جس میں گویا یہ بتلایا ہے کہ ہم نے اپنے اس محبوب کو وہ قوت و تصرف عطا فرمایا ہے کہ اس کے سامنے عالم سفل کیا شے ہے۔ اس کا دست قدرت و تصرف عالم علوی تک پہنچتا ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ عالم علوی اور سفلی میں کوئی ایسی شے نہیں جس پر آپ کا دست تصرف نہ پہنچتا ہو مگر جب ہی کہ اس قادر مطلق کی مشیت سے وہ تصرف خلاف نہ ہو یا اس نے اس سے روک نہ دیا ہو کہ اس شہنشاہ اعظم کے خلاف مخلوق میں کس کا زہرہ ہے کہ وہ کسی شے میں تصرف کر سکے؟

اب یہاں یہ دیکھنا ہے کہ عالم میں کس کس قسم کی چیزیں داخل ہیں تاکہ معلوم ہو کہ حضرت کے دست تصرف سے کوئی قسم باہر تو نہیں رہ گئی۔ ورنہ یہ دعویٰ باطل ہو جاتا ہے کہ عالم میں کوئی ایسی شے نہیں جس پر بحکم خداوندی آپ کا دست تصرف نہ پہنچتا ہو۔

اقسام عالم پس جاننا چاہیے کہ عالم دو قسم کا ہے: ❶ عالم معانی اور ❷ عالم اعیان۔

عالم معانی میں وہ چیزیں داخل ہیں جو بذات خود قائم نہیں، دوسری چیز میں ہو کر پائی جاتی ہیں، جنہیں عرض کہتے ہیں، جیسے علم وکلام اور رنگ و بو وغیرہ۔ اور

عالم اعیان میں وہ چیزیں (داخل ہیں) جو بذات خود قائم ہیں جنہیں جوہر کہتے ہیں جیسے زمین وآسمان وغیرہ۔ پھر

عالم اعیان کی دو قسمیں ہیں: ❶ ایک ذوی العقول یعنی ملائکہ و انسان اور جنات ❷ دوسری غیر ذوی العقول ——— اور

اس کی دو قسمیں ہیں: ❶ یا علوی ہیں جیسے آسمان ❷ یا سفلی ہیں جیسے زمین ——— پھر عالم سفلی بھی دو قسم پر ہے: ❶ **عالم بسائط** جیسے عناصر اربعہ یعنی آب و آتش اور ہوا و خاک ——— اور ❷ **عالم مرکبات** یعنی جمادات، حیوانات و نباتات جنہیں موالید ثلاثہ کہتے ہیں ——— اس بیان سے یہ معلوم ہوا کہ عالم کے کل اقسام نو ہوئے:

❶ عالم معانی، ❷ عالم ملائکہ، ❸ عالم انسان، ❹ عالم جنات، ❺ عالم علوی، ❻ عالم بسائط، ❼ عالم حیوانات، ❽ عالم نباتات، ❾ عالم جمادات۔

(ھ)

ان اقسام میں عالم علوی میں تصرف اور ایک معجزے کا حال تو آیہ کریمہ: اقتربت الساعۃ سے معلوم ہو چکا۔

عالم معانی میں تصرف:

عالم معانی میں سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے جو سات ہزار سات سو

معجزوں پر مشتمل ہے۔ من جملہ ان کے ایک معجزہ کلام اللہ کا براہ بلاغت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ محض امی تھے اور عرب کے لوگ ایسے فصیح و بلیغ تھے کہ قصائد طویلہ کا فی البدیہہ تصنیف کرنا اور خطب عظیمہ کا بے تامل انشاء کرنا ان کا روزمرہ تھا لیکن جب اس مجمع فصحائے عرب میں آپ نے فاتوا بسورۃ من مثلہ کا ڈنکا بجایا تو کسی کی مجال نہ ہوئی کہ ایک ادنیٰ سی سورت، سورۃ کوثر کے مثل تو بنا کر پیش کرتا۔

ایسے تھے آپ امی، کھولی زبان جس دم
دم بھر میں بے زباں تھے سارے زبان والے

قرآن کریم عربی ہی زبان میں ہے اور انہی الفاظ وحروف سے مرکب ہے جن سے ان کا کلام مرکب تھا۔ پھر حضور ﷺ کے معجزات کے باطل کرنے میں جان توڑ کوشش کرنے والے تھے مگر کچھ بس نہ چل سکا۔ اس کے علاوہ عالم معانی کے اندر علماء نے صدہا معجزات کا بیان فرمایا ہے۔ شاید ہی کوئی دن جاتا ہوگا جس میں اس باب میں کوئی نہ کوئی معجزہ نہ واقع ہوگا۔ پس ایسے معجزات کو کہاں تک بیان کیا جا سکتا ہے۔ البتہ دو تین حدیثیں عرض کروں گا جن کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے:

❶ صحیحین میں **حضرت ابوہریرہ** رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "اگر دین ثریا پر بھی رکھا ہوا ہوگا تو بھی بعض لوگ اسے پالیں گے۔"

اس حدیث میں حضور ﷺ نے خبر دی کہ فارس کے لوگوں میں بھی بڑے دیندار اور ذی علم ہوں گے کہ اگر حدیث کی مراد واقعی کو دریافت کرنے کے لئے اتنے غور وفکر کی مشقت برداشت کرنی پڑے جس قدر آسمان پر ثریا کے پاس جانے میں ہوتی ہے تب بھی وہ اس کی مراد واقعی کو پالیں گے۔ سو مطابق اس کے واقع ہوا۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ تعالیٰ جو نوشیرواں بادشاہ فارس کی اولاد سے ہیں، اتنے بڑے دیندار عالم ہوئے کہ ان سے

باعتبار دین کے اس امت مرحومہ کو فائدہ عظیم پہنچا۔

❷ **دوسری حدیث** میں فرمایا کہ:

"عنقریب ایسا ہونے والا ہے کہ لوگ دور دراز سے علم کی طلب میں سفر کریں گے اور نہ پائیں گے کوئی زیادہ علم والا مدینے کے عالم سے۔"

سو مطابق اس حدیث کے امام مالک رحمہم اللہ تعالیٰ کا ظہور ہوا اور حضرت سفیان بن عیینہ نے اس حدیث کا انطباق ان پر کیا۔

❸ **حضرت ابن عباس** رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

"قریش میں ایک بہت بڑا امام ہوگا کہ زمین (والوں) کو علم سے مالامال کر دے گا۔"

سو مطابق اس کے امام شافعی ہوئے اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کا انطباق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پر کیا۔

عالم ملائکہ میں تصرف:

غرض یہ چند معجزات وہ تھے جو عالم معانی سے تعلق رکھتے تھے۔ اب سینکڑوں معجزات میں چند معجزات وہ سنیے جو عالم ملائکہ سے تعلق رکھتے ہیں:

❶ صحیحین میں **حضرت سعد بن ابی وقاص** رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ

"میں نے اُحد کے روز رسول اللہ ﷺ کی داہنی اور بائیں جانب دو شخص سپید پوش دیکھے کہ خوب قتال کر رہے ہیں اور انہیں میں نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا نہ بعد اس کے کبھی دیکھا، معلوم ہوا کہ وہ جبرائیل اور میکائیل علیہم السلام تھے۔"

میں کہتا ہوں کہ ملائکہ کا حضور ﷺ کی مدد کے لئے آنا یہ ایک واقعہ نہیں ہے۔ اکثر غزوات میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی مدد کے لئے ملائکہ کو بھیجا ہے۔ چنانچہ جنگ بدر میں پانچ ہزار فرشتے مدد کو آئے جن کا کلام مجید میں ذکر ہے۔ اسی طرح جنگ اُحد اور جنگ حنین میں بھی فرشتوں نے مدد کی۔

❷ مسلم نے **ابوھریرہ** رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک مرتبہ ابو جہل نے کہا کہ

"قسم لات و عزیٰ کی جب میں محمد (ﷺ) کو اپنا منہ خاک آلودہ کرتے دیکھوں گا (یعنی نماز پڑھتے) تو میں ان کی گردن کو پاؤں سے روند ڈالوں گا۔"

چنانچہ ایک مرتبہ حضور ﷺ کی نماز پڑھنے کی حالت میں اپنے اسی ناپاک ارادے سے حضور ﷺ کی طرف بڑھا اور فوراً ہی الٹے پاؤں پھرا اور ہاتھوں سے کسی چیز کو روکتا تھا۔ لوگوں نے پوچھا کہ "تجھے کیا ہوا؟" کہنے لگا:

"میں نے اپنے اور محمد (ﷺ) کے درمیان ایک آگ کی خندق دیکھی اور ڈر کی چیز اور پر" (یعنی فرشتوں کے)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا

"آگے بڑھتا تو فرشتے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے لے جاتے۔"

❸ غرض یہ تو ملائکہ کا حضور ﷺ کے ساتھ معاملہ تھا لیکن حضور ﷺ کے صدقے میں وہ صحابہ کے ساتھ بھی ادب کا تعلق رکھتے تھے۔ چنانچہ صحیح مسلم میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ:

"ملائکہ مجھے سلام کیا کرتے تھے۔ اتفاقاً بیماری میں میں نے بدن داغا تو ملائکہ نے مجھ پر سلام کرنا چھوڑ دیا۔ پھر میں نے بدن داغنا چھوڑ دیا تو پھر ملائکہ مجھے سلام کرنے لگے۔"

اور بعض روایت میں ان سے ملائکہ کا مصافحہ کرنا بھی آیا ہے۔

عالم انسان میں تصرف

اب عالم انسان کے متعلق چند معجزات سنیے:

❶ صحیح مسلم میں **حضرت ابوھریرہ** رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ:

"میں اپنی ماں کو اسلام کی طرف دعوت کرتا تھا اور وہ مشرکہ تھی۔ ایک دن میں نے اسے اسلام کے لئے کہا، اس نے حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کی جو مجھے بہت ہی ناگوار گزری۔ میں روتا ہوا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ "حضور ﷺ میری ماں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے۔" آپ نے فرمایا: "اللّٰھم اھدام ابی ھریرۃ" ——— جب میں نے یہ دعا سنی تو خوش خوش ہوا گھر آیا، دیکھا دروازہ بند ہے، میری ماں نے پاؤں کی آواز سن کر کہا کہ "وہیں ٹھہرو۔" میں نے پانی کی آواز سنی، یہ معلوم ہوا کہ وہ نہا رہی تھیں۔ جب نہا کر ماں نے دروازہ کھولا تو انہوں نے کہا کہ "اے ابوہریرہ! اشھدان لاالٰہ الااللّٰہ واشھدان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ" میں خوش ہو کر شدت خوشی سے روتا ہوا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی ماں کے اسلام لانے کی خبر دی۔ حضور ﷺ حمد الٰہی بجالائے۔

سبحان اللّٰہ! کیسی جلدی حضور ﷺ کی دعا نے تاثیر دکھائی اور کیسا جلد آپ ﷺ کا تصرف ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کے دل پر ظاہر ہوا کہ یا ایسی کافرہ شدید العناد تھی کہ حضور ﷺ کی جناب میں گستاخیاں کیا کرتی تھی یا دعا کرتی تھی کہ مسلمان ہو گئی۔

❷ ایک روز **آنحضرت** ﷺ کچھ پڑھ رہے تھے، اس وقت فرمایا کہ

"جب تک میں یہ کلام پورا کروں اگر کوئی اپنا کپڑا پھیلائے رہے اور اس کے بعد اٹھا کر کے اس کو اپنے سینے سے لگائے تو وہ شخص بھی میری حدیث نہ بھولے گا۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا، وہ بہ قسم کہتے ہیں کہ "میں پھر کبھی آپ کے کلام کو نہ بھولا" ——— **شیخ عبدالحق محدث دھلوی** رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس وقت حضور ﷺ نے یہی دعا کی تھی کہ "جو شخص میری حدیث سنے وہ کبھی نہ بھولے۔"

❸ **عائذ بن عمرو** رضی اللہ عنہ جنگ حنین میں زخمی ہوئے، حضور ﷺ نے ان کے چہرے سے خون پونچھا تو ان کی پیشانی آپ کے دست مبارک کے اثر سے روشن ہو گئی اور پھر ہمیشہ اتنی جگہ روشن رہی۔

❹ **سمرۃ بن جندب** رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ "(ایک روز) ہم حضور ﷺ کے پیالے سے صبح سے رات تک کھاتے رہے، نوبت بہ نوبت دس آدمی کھانے بیٹھتے تھے۔" لوگوں نے پوچھا کہ "اس پیالے میں کھانا کہاں سے بڑھتا تھا؟" انہوں نے کہا، "تمہیں کونسی بات پر تعجب ہے؟" اور آسمان کی طرف اشارہ کر کے کہا: "وہاں سے۔" اس قسم کے واقعات بکثرت احادیث میں وارد ہیں۔

❺ **حضرت انس** رضی اللہ عنہ کی والدہ نے عرض کیا کہ "حضور ﷺ! اپنے خادم انس کے لئے دعا فرمائیے" ——— فرمایا:

"یا اللہ! انس کو بہت مال واولاد عطا کر اور جو کچھ اس کو تو نے دیا ہے، اس میں برکت دے!"

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ "خدا کی قسم! میرے پاس مال بہت ہے اور میرے بیٹوں بیٹیوں کی اولاد اس قدر کثیر ہے کہ آج سو کے قریب ان کا شمار پہنچتا ہے۔"

—— ابن جوزی کہتے ہیں کہ "ان کے باغ میں کھجوری بیلیں ایک برس میں دو مرتبہ پھل لاتی تھیں۔"

❻ **عقبہ** کی زوجہ کہتی ہیں کہ "ہم عقبہ کی تین بیویاں تھیں اور ہمیشہ اچھی اچھی خوشبو لگاتی تھیں مگر عقبہ کے بدن کی خوشبو ہمیشہ ہماری خوشبو پر غالب رہتی تھی۔ ایک روز ہم نے پوچھا کہ "اس کی کیا وجہ ہے کہ ہماری خوشبو پر تمہاری خوشبو غالب ہی رہتی ہے" —— انہوں نے بتایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں بیمار ہوگیا تھا، جب درگاہ نبوی ﷺ میں اس کی شکایت کی تو حضور ﷺ نے مجھے اپنے سامنے بٹھا کر میرے کپڑے اتروائے اور آپ دہن مبارک ہتھیلیوں پر لگا کر میری پیٹھ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا تھا، یہ خوشبو وہ ہے" —— سبحان اللہ! کیا برکت آپ دہن اور دست مبارک کی تھی کہ ساری عمر عقبہ کے بدن کی خوشبو بن گئی بلکہ ہر خوشبو پر ان کی خوشبو غالب ہی رہی۔

❼ **حضرت خالد** رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں حضور ﷺ کے چند موئے مبارک تھے، جن کی برکت یہ تھی کہ وہ ٹوپی جس لڑائی میں بھی زیب تن کرکے گئے فتح یاب ہوئے۔

❽ **عبداللہ بن عتیک** رضی اللہ عنہ کا قصہ تو بہت بڑا ہے، میں صرف اس کا وہ حصہ عرض کرتا ہوں جو میرے بیان کے مناسب ہے۔ زینہ پر سے اترتے ہوئے ان کی پنڈلی ٹوٹ گئی تھی۔ حاضر خدمت ہوئے اور جو گزری تھی اس کو بیان کرتے ہوئے اپنی پنڈلی کے ٹوٹنے کا ذکر کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "اپنا پاؤں پھیلاؤ" —— جب ٹانگ پھیلائی تو حضور ﷺ نے اپنا دست شفا اس پر پھیر دیا۔ بس دست مبارک پھیرنا تھا کہ وہ کہتے ہیں "ایسا اچھا ہوگیا کہ گویا کبھی پاؤں میں تکلیف پہنچی ہی نہ تھی۔" اس قسم کے معجزات بھی بکثرت ظہور میں آئے۔

❾ **عثمان بن حنیف** رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک نابینا نے حاضر خدمت ہوکر عرض کی

کہ حضور ﷺ دعا کریں کہ میری آنکھیں صحیح سالم ہو جائیں" —— حضور ﷺ نے فرمایا کہ "اچھا وضو کر اور پھر دو رکعت پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھ:

اللّٰهُمَّ انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمدٍ نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربک ان یکشف عن بصری اللّٰهُمَّ فشفعہ فی۔

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:

"الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد ﷺ جو نبی رحمت ہیں، ان کا وسیلہ پکڑتے ہوئے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اس لئے تاکہ کھول دے وہ میری آنکھیں، الٰہی ان کی سفارش میرے حق میں قبول فرما۔"

چنانچہ اس نابینا نے ایسا ہی کیا، اسی وقت اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ دوسری روایتوں میں "ان یکشف عن بصری" کی جگہ "فی حاجتی هذه لیقضی" وارد ہے اور کسی دوسرے کام کے لئے انہی الفاظ سے پڑھنا مناسب ہے کہ یہ عبارت ہر حاجت کو شامل ہے۔ عثمان بن حنیف اور ان کے صاحبزادے اس طریقہ کو قضائے حاجت کیلئے بتلاتے تھے۔ اور اس دعا کی برکت سے بہت سے لوگوں کی حاجتیں روا ہوئی ہیں۔ جو حضرات اس پر عمل کرنا چاہیں علماء سے اس کا یہ طریقہ پھر دریافت کرسکتے ہیں۔ یہ عمل قضائے حاجت کے لئے مجرب ہے۔

عالم جنات میں تصرف:

اب آپ عالم جنات میں آں حضرت ﷺ کا تصرف اور معجزات ملاحظہ فرمائیں:

❶ یہ تو آپ نے سنا ہی ہوگا کہ جب حضور ﷺ مبعوث ہوئے ہیں تو جنوں کا آسمان کے قریب جانا ہی بند کردیا گیا تھا اور جو جاتا تھا اس کو شعلے مارے جاتے تھے، جس کی خود جنوں نے خبر دی تھی۔ جنوں کے اندر سے حضور ﷺ کی بعثت کی بشارتیں سنی جانے لگی

تھیں اور جوق در جوق جنات کی جماعتیں خدمت اقدس میں حاضر ہو کر مشرف با سلام ہو رہی تھیں لیکن میں یہ بتلاؤں کہ ان میں سے جس نے تمردی (سرکشی) پر کمر باندھی اس کا کیا حشر ہوا؟ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بحکم آنحضرت ﷺ عزیٰ بت کی عمارت کو ڈھایا تو وہاں ایک کالی عورت ننگی، برہنہ، بال پریشان، اپنے سر پر ہاتھ رکھے ہوئے چیختی ہوئی نکلی۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے تلوار سے اس کے دو ٹکڑے کر دیے اور حضور ﷺ کی خدمت شریف میں آ کر یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ

"عزیٰ یہی تھی جسے تم نے قتل کیا، اب اس کی پوجا نہ ہوگی۔

علماء فرماتے ہیں کہ عزیٰ ایک یا تین درخت تھے جن میں سے آوازیں آتی تھیں اسی سبب سے وہ پوجا جاتا تھا اور وہ آوازیں اس خبیثہ کی تھیں جو قتل کی گئی اور شیاطین کے قبیلے سے تھی۔

❷ **مکہ معظمہ** میں ایک پہاڑ ہے جسے جبل ابو قبیس کہتے ہیں، ایک دفعہ اس پہاڑ پر کسی خبیث جن نے چلانا شروع کیا اور چند شعر اسلام کی ہجو میں پڑھے، بعض اشعار کا مضمون یہ تھا:

"مسلمانوں کو جلد مار ڈالو اور بت پرستی ہرگز نہ چھوڑنا۔"

جس کو سن کر کفار بڑے خوش ہوئے اور مسلمانوں سے کہنے لگے۔ "دیکھو! غیب سے بھی تمہارے قتل اور شہر بدر کرنے کا حکم ہو رہا ہے" —— مسلمانوں کو اس سے بڑا رنج پہنچا اور خدمت اقدس میں آ کر یہ واقعہ بیان کیا، **آپ** ﷺ نے فرمایا:

"تم خاطر جمع رکھو، یہ آواز بلند کرنے والا ایک شیطان ہے جس کا نام "مسعر" ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ اس کو اس کی سزا دینے والا ہے۔"

چنانچہ اس کے تیسرے ہی دن آپ نے مسلمانوں کو بشارت دی کہ:

"آج ہماری خدمت میں ایک قوی ہیکل جن آ کر مسلمان ہوا ہے

جس کا نام ہم نے عبداللہ رکھا ہے۔ اس نے مجھ سے اجازت مانگی ہے **مسعر** کے قتل کرنے کی، اور ہم نے اس کو اجازت دے دی ہے۔ آج شام کو مسعر مارا جائے گا۔"

مسلمان خوش ہوئے اور منتظر رہے، شام کو اسی مقام سے ایک سخت آواز میں شعر سنائی دیے جن کا مضمون یہ تھا کہ:

"ہم نے مسعر کو مار ڈالا کہ اس نے پیغمبر ﷺ کی شان میں گستاخی کی اور حق کی حقارت کی اور باطل پر چلنے کی لوگوں کو ترغیب دی، اس لیے ہم نے اپنی شمشیر سے اس کا کام تمام کر دیا۔"

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جنوں کے حضور اقدس ﷺ میں حاضر ہونے کے عجیب عجیب واقعات ذکر کیے ہیں، میں کہاں تک ان کا بیان کر سکتا ہوں۔

عالم خاک میں تصرف:

اب ان تصرفات اور معجزات میں سے ایک کرشمہ عرض کروں جو عالم خاک میں ظہور پذیر ہوئے (اب آگے صرف ایک ایک واقعہ سے زیادہ عرض نہیں کر سکتا۔)

مکہ شریف سے ہجرت کرنے کے وقت اثنائے سفر میں حضور ﷺ کے جو تصرفات اور معجزات وقوع میں آئے ان میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک واقعہ کا ذکر اس طرح فرماتے ہیں کہ "سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا تو میں نے اسے دیکھ کر حضور ﷺ سے عرض کیا کہ سراقہ نے تو ہمیں آلیا ہے۔ آپ نے فرمایا:

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (التوبہ: ٤٠)

یعنی "کچھ فکر نہ کرو، اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔"

پھر آپ نے اس پر بددعا کی تو اس کا گھوڑا پیٹ تک سخت زمین میں دھنس گیا۔ وہ چلایا کہ:

"معلوم ہوتا ہے کہ تم نے میرے لئے بددعا کی ہے، اب دعا کرو تا کہ
مجھے اس سے نجات ہو۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں ان لوگوں کو بھی
واپس کردوں گا جو تمہیں تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔"

حضور ﷺ نے دعا کی اور اس نے نجات پائی اور واپس ہوگیا اور جو اس سے ملتا تھا اسے بھی واپس کر دیتا تھا کہ ادھر وہ نہ ملیں گے۔

عالم آب میں تصرف:

اب عالم آب میں آپ کا تصرف ملاحظہ ہو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"حدیبیہ میں پانی ختم ہوگیا اور لوگ پیاس سے بیتاب ہوئے۔ حضور ﷺ کے پاس ایک لوٹا رکھا تھا جس سے آپ نے وضو کیا تھا (اور اس میں کچھ پانی بچا ہوا تھا) صحابہ نے عرض کیا کہ:

"لشکر میں نہ وضو کے لئے پانی ہے اور نہ پینے کے لئے، بس اسی
قدر ہے جو آپ کے لوٹے میں ہے۔"

آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک لوٹے میں رکھا تو حضور ﷺ کی انگلیوں سے چشموں کی مانند پانی جاری ہوگیا اور وہ جوش مارنے لگا۔ ہم سب آدمیوں نے پانی پیا، وضو کیا۔" حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ "تم سب کتنے آدمی تھے؟" انہوں نے کہا کہ:

"ہم تو پندرہ سو آدمی تھے لیکن اگر ایک لاکھ آدمی بھی ہوتے تو وہ پانی
سب کو کفایت کرتا۔"

عالم آتش میں تصرف:

اب عالم آتش میں حضور ﷺ کا تصرف اور معجزہ دیکھیں:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "ہم خندق کھود رہے تھے، اس میں ایک

ایسا سخت پتھر نکلا کہ کسی سے ٹوٹ نہ سکا۔ لوگوں نے یہ واقعہ خدمت اقدس میں عرض کیا، فرمایا: "اچھا ہم اس میں اتریں گے۔" اور آپ اٹھے تو ہم نے دیکھا کہ بھوک کی وجہ سے آپ کی شکم مبارک پر پتھر بندھے ہوئے تھے کہ تین دن گزر گئے تھے اور ہم نے کچھ چکھا تک نہ تھا۔ آپ نے کدال ہاتھ میں لی اور اس پتھر پر ماری تو وہ پتھر ایک ریت کے ٹیلے کی طرح ہوگیا اور نرم ہو کر پاش پاش ہوگیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کا بھوک کی وجہ سے یہ حال ہے، تمہارے پاس کچھ کھانے کو بھی ہے؟ انہوں نے تقریباً ڈھائی سیر جو نکالے۔ ہمارے ہاں ایک بکری کا بچہ تھا اس کو میں نے ذبح کیا، بیوی نے آٹا پیسا اور گوشت پتیلے میں چڑھایا۔ اب میں نے خدمت اقدس ﷺ میں حاضر ہو کر چپکے سے عرض کیا کہ:

"ہم نے اس قدر کھانا تیار کیا ہے، سو حضور ﷺ چند آدمیوں کے ساتھ
تشریف لے چلیں۔"

حضور ﷺ نے پکار کر فرمایا کہ "اے اہل خندق! جابر نے تمہاری دعوت کی ہے، تم جلدی چلو" ——— اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ:

"ابھی پتیلے کو چولہے پر سے نہ اتارنا اور نہ روٹی پکانا شروع کرنا تاوقتیکہ
ہم وہاں تشریف نہ لے آئیں۔"

جب آپ ﷺ تشریف لائے تو لعاب دہن مبارک گوندھے ہوئے آٹے میں اور پتیلے میں ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی، پھر فرمایا کہ:

"ایک پکانے والی کو اور بلا لو اور پتیلے میں سے پیالوں میں سالن نکال
کر دو اور پتیلے کو چولہے پر سے نہ اتارنا۔"

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

"ہزار آدمی تھے، خدا کی قسم! سب نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور پتیلے کا

"یہ حال تھا کہ اس میں سالن اسی طرح جوش مار رہا تھا اور آٹا جس قدر گوندھا گیا تھا ابھی تک اس میں کچھ کمی نہ آئی تھی۔"

اس معجزے میں علاوہ اس کے آگ نہ شوربے اور گوشت کو جلا سکی اور نہ اسے کم کر سکی اور بھی کئی معجزوں پر یہ معجزہ شامل ہے جس کو سامعین نے بخوبی سمجھ لیا ہوگا اس لئے ان کی تصریح کی ضرورت نہیں۔

عالم ہوا پر تصرف:

اب ہوا کے متعلق تصرف و معجزہ عرض کروں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "حضور ﷺ کے زمانے میں ایک مرتبہ قحط پڑا۔ ایک مرتبہ آپ جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے، اسی درمیان ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ:

"یارسول اللہ ﷺ! ہمارے تو مال ہلاک ہو گئے، اہل و عیال بھوک کے سبب مرے جا رہے ہیں، آپ مینہ کے لئے دعا کریں۔"

آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی، اس وقت آسمان پر ابر کا ایک ٹکڑا بھی نہ تھا۔ خدا کی شان ابھی آپ دعا ختم کرنے نہ پائے تھے کہ پہاڑوں کی مانند ہر طرف سے ابر گھرتا چلا آیا اور آپ منبر سے اترنے نہ پائے تھے کہ ریش مبارک سے مینہ کے قطرات ٹپک ٹپک کر گرنے لگے۔ پھر اس روز سے دوسرے جمعہ تک مینہ برستا رہا ——— دوسرے جمعہ کو اسی اعرابی نے یا کسی اور نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ

"مکانات گر رہے ہیں، مال ڈوب رہا ہے، دعا فرمائیں کہ مینہ تھم جائے۔"

آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا:

"یا اللہ! ہمارے گرد برسے، ہم پر نہ برسے۔"

پھر جدھر ابر کی طرف آپ نے اشارہ فرمایا وہیں کھل گیا، پس مدینہ منورہ پر تو بالکل پانی کا

برسنا موقوف ہو گیا اور مدینہ کے گرداگرد برستا رہا، اطراف سے جو لوگ آتے تھے مینہ کی کثرت بیان کرتے تھے۔

اس معجزے سے بھی ہوا کے علاوہ بادلوں پر بھی حکومت نظر آ رہی ہے۔

عالم جمادات میں تصرف:

اب عالم جمادات کی نیازمندی ملاحظہ فرمائیں:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ "میں حضور ﷺ کے ساتھ مکہ معظمہ میں تھا۔ ایک مرتبہ آپ اطراف مکہ میں سے کسی طرف نکلے اور میں حضور ﷺ کے ہمراہ تھا تو میں نے اس راستہ میں یہ دیکھا کہ جو پہاڑ یا درخت سامنے آتا تھا وہ یہ کہتا تھا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اس معجزے میں بھی علاوہ جمادات یعنی پہاڑوں کے، نباتات یعنی درختوں کی نیازمندی بھی ظاہر ہوئی۔

عالم نباتات و اشجار میں تصرف:

اب نباتات و اشجار کی فرماں برداری ملاحظہ ہو:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک منزل میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے، حتی کہ ایک چوڑے میدان میں اترے۔ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو وہاں کوئی ایسی چیز نہ پائی جس کی آڑ میں حضور ﷺ قضائے حاجت فرماتے۔ اس جنگل کے کنارے پر دو درخت نظر آئے، آپ ایک کے پاس تشریف لائے اور اس کی ایک ٹہنی پکڑ کر فرمایا:

"بحکم خدا میری فرمانبرداری کر!"

وہ درخت آپ کے ساتھ ہو لیا، جس طرح مہار والا اونٹ مہار پکڑنے والے کے ساتھ ہو لیتا ہے۔ اسی طرح دوسرے درخت کے پاس تشریف لے گئے اور اسے بھی اسی طرح سے

اپنے ساتھ لے آئے اور ایسے مقام پر دونوں کو ٹھہرایا جو ان دونوں درختوں کا بیچا بیچ تھا۔ اب فرمایا کہ ''دونوں مل جاؤ!'' پس وہ درخت مل گئے، اور ان کی آڑ میں حضور ﷺ نے حاجت رفع فرمائی ۔۔۔۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بیٹھا ہوا کچھ دل میں سوچ رہا تھا اور میری نظر اس طرف سے ہٹ گئی تھی۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت اپنی اپنی جگہ پر جا کھڑے ہوئے۔

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے درخت کی ایک شاخ ہی کو بلایا تھا اور وہ درخت میں سے (ٹوٹ کر) حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اور آپ کی نبوت کی شہادت دے کر واپس چلی گئی تھی۔

میرے عزیزو! آپ نے دیکھا میرے آقا کی حکومت کو؟

عالم حیوانات میں تصرف:

اب بے زبان حیوانات کا حال ملاحظہ فرمائیں کہ وہ اس پناہِ بے کساں کے حضور میں کس طرح عاجزی کے ساتھ حاضر ہو کر فریاد کرتے ہیں اور کیونکر ان کی دادرسی کی جاتی ہے۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا اور حضور ﷺ کے سرِ مبارک کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا (اور کچھ عرض کیا) حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

''ٹھہر، اگر تو سچا ہے تو تجھے اپنے سچ کا پھل ملے گا اور جھوٹا ہے تو جھوٹ کا وبال تجھ پر پڑے گا۔ اس کے باوجود یہ یقینی بات ہے کہ جو ہماری پناہ میں آئے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے امان رکھی ہے اور جو ہمارے حضور التجا لائے وہ نامرادی کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔''

ہم نے عرض کی: ''یا رسول اللہ! (ﷺ) یہ اونٹ کیا عرض کرتا ہے؟'' فرمایا:

''اس کے مالکوں نے اسے ذبح کر کے کھا لینا چاہا تھا تو یہ وہاں سے

بھاگ آیا ہے اور تمہارے نبی کے حضور فریاد لایا ہے۔''

ہم بیٹھے ہی تھے کہ اس کے مالک دوڑتے ہوئے آئے۔ اونٹ نے جب انہیں دیکھا پھر حضور ﷺ کے سرِ انور کے پاس آ گیا، اور حضور ﷺ کی پناہ پکڑی۔ اسکے مالکوں نے عرض کیا کہ:

''یا رسول اللہ ﷺ! ہمارا اونٹ تین دن سے بھاگا ہوا ہے، آج حضور ﷺ کے پاس ملا ہے۔''

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ''دیکھو اس نے میرے حضور نالش کی ہے اور بہت بری نالش کی ہے'' ۔۔۔۔ عرض کیا: ''یہ کیا کہتا ہے؟'' فرمایا:

''یہ کہتا ہے کہ وہ برسوں تمہاری امان میں پلا، گرمی میں اس پر اسباب لاد کر سبزہ زار جاتے اور جاڑے میں گرم مقامات تک کوچ کرتے۔ جب وہ بڑا ہوا تو تم نے اسے سانڈ بنایا، اللہ تعالیٰ نے اس کے نطفے سے بہت سے اونٹ کر دیئے جو چرتے پھرتے ہیں۔ اب جو اس کے لئے یہ شاداب برس آیا تو تم نے اسے ذبح کر کے کھا لینے کا ارادہ کیا ہے۔''

وہ بولے: ''یا رسول اللہ ﷺ خدا کی قسم اسی طرح ہوا'' ۔۔۔۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ''نیک مملوک کا بدلہ اس کے مالکوں کی طرف سے ایسا نہ ہونا چاہیے'' ۔۔۔۔ عرض کیا کہ: ''اب ہم اسے نہ بیچیں گے، نہ ذبح کریں گے'' ۔۔۔۔ فرمایا:

''غلط کہتے ہو، اس نے تم سے فریاد کی تو تم اس کی فریاد کو نہ پہنچے۔ اب میں تم سے زیادہ اس کا مستحق ہوں کہ فریادی پر رحم فرماؤں۔ اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے دلوں سے رحمت نکال لی، یہ تو ایمان والوں کے دلوں میں ہے۔''

پس حضور اقدس ﷺ نے وہ اونٹ اُن سے سو روپوں میں خرید لیا اور اس سے فرمایا کہ:

"اے اونٹ چلا جا، تو اللہ عزوجل کے لئے آزاد ہے۔"

یہ سن کر سر اقدس پر اپنی بولی میں کچھ کہا، حضور ﷺ نے آمین کہی ــــــ اس نے دوبارہ کچھ کہا۔ حضور ﷺ نے آمین کہی ــــــ سہ بارہ پھر اس نے کچھ کہا ــــــ حضور ﷺ نے پھر آمین کہی ــــــ اس نے چوتھی بار پھر کچھ کہا ــــــ اس دفعہ حضور ﷺ پر گریہ طاری ہو گیا ــــــ صحابہ نے عرض کیا "حضور ﷺ یہ کیا کہتا تھا؟" فرمایا:

○ ــــــ اس نے پہلی بار کہا کہ "اے نبی اللہ! اللہ عزوجل حضور ﷺ کو اسلام اور قرآن کی طرف بہتر جزا عطا فرمائے!" ــــــ میں نے کہا: آمین!"

○ ــــــ پھر اس نے کہا کہ: "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضور ﷺ کی اُمت سے خوف دور کرے جس طرح حضور ﷺ نے میرا خوف دور کیا ہے!" ــــــ میں نے کہا: آمین!"

○ ــــــ پھر اس نے کہا کہ: "حضور ﷺ کی اُمت کے خون اُن کے دشمنوں کے ہاتھ سے محفوظ رکھے" ــــــ میں نے کہا: آمین!"

○ ــــــ پھر اس نے کہا کہ "اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کی اُمت کی سختی اُن کے آپس میں نہ رکھے!"

اس پر مجھے گریہ ہوا کہ یہ سب مرادیں میں اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے طلب کر چکا اور اس نے مجھے عطا فرما دیں، لیکن پچھلی دعا کو منع فرما دیا۔



میں نے آیۂ کریمہ "اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ" کے معنی کے ماتحت عرض کیا تھا کہ اس سلطانِ عالم کا تصرف سارے عالم میں جاری ہے، اگرچہ اس کا پتہ صرف اسی آیت سے چلتا ہے کہ جس کی قوت و دبدبہ کا یہ حال ہے کہ ماہتاب تک کے ٹکڑے کر دے، اس کے آگے عالم کی دوسری اشیاء کی کیا حقیقت ہے۔ لیکن میں نے مناسب خیال کیا

کہ آپ کو دوسری اشیاء میں بھی آپ کے تصرفات کے چند نمونے پیش کر دوں۔ اس لئے پہلے یہ بتلایا کہ عالم کی تفصیلی اقسام نو ہیں:۔

❶ عالم معانی، ❷ عالم علوی، ❸ عالم ملائکہ، ❹ عالم جن، ❺ عالم انس،
❻ عالم بسائط، ❼ عالم جمادات، ❽ عالم نباتات، ❾ عالم حیوانات۔

پھر ہر ایک قسم پر آپ کے تصرف اور ان کی فرماں برداری اور نیازمندی دکھلانے کے لئے چند حدیثیں صحیح پیش کی ہیں، جو فی الجملہ اس سرکار کی حکومت قاہرہ کو ہویدا اور آشکارا کر رہی ہیں۔ ہرگز ہرگز یہ خیال نہ فرمائیں کہ حضور ﷺ کے یہی چند واقعات ہیں جن کی بنا پر یہ اتنا بڑا دعویٰ کر رہا ہے کہ حضور ﷺ کا تصرف تمام عالم میں جاری ہے۔ نہیں نہیں، یہ تو ان کے معجزات کے دریائے ناپیدا کنار کے چند قطرے ہیں ورنہ اس بیان میں تو بڑی ضخیم کتابیں لکھی جا چکی ہیں لیکن یاد رکھئے کہ یہ تصرفات جب ہی تک ہیں جب اس قادرِ مطلق واحد کی مرضی کے خلاف نہ ہوں۔ ورنہ روک دیا جاتا ہے جیسے ہمارا تمہارا حال ہے کہ جس شئے پر ہمیں قدرت حاصل ہے۔ جب وہ قادرِ مطلق نہیں چاہتا تو ہم آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ بڑے سے بڑا بادشاہ ایسے وقت مجبورِ محض ہوتا ہے۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

(یوم شنبہ، ۳۱ر جولائی ۱۹۶۵ء)

سلام

اخترِ بُرجِ رفعت پہ لاکھوں سلام   "آفتابِ رسالت پہ لاکھوں سلام
مجتبیٰ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام   "مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام"

جب ہوا ضَوفگن دین و دُنیا کا چاند   آیا خلوت سے جلوت میں اسریٰ کا چاند
نکلا جس وقت مسعود بطحا کا چاند   "جس سُہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام"

جس کی عظمت پہ صدقے وقارِ حرم   جس کی زُلفوں پہ قرباں بہارِ حرم
نوشۂ بزمِ پروردگارِ حرم   "شہریارِ ارم تاجدارِ حرم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام"

جس کے قدموں پہ سجدے کریں جانور   منہ سے بولیں شجر، دیں گواہی حجر
وہ ہیں محبوبِ رب، مالکِ بحروبر   صاحبِ رجعتِ شمس و شق القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام"

رہبرِ دین و دُنیا پہ بے حد دُرود   شافعِ روزِ عقبیٰ پہ بے حد دُرود
ہم ضعیفوں کے ملجا پہ بے حد دُرود   "ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد دُرود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام"

رفعتیں بہرِ سجدہ جہاں خم رہیں   روز و شب کعبہ و لامکاں خم رہیں
بہرِ آداب کرّوبیاں خم رہیں   "جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اُس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام"

وصفِ گوشِ نبی اور میں کج زبان   ہے سُنجُو ذالقمر اسمعُ جن کی شان
جن پہ قربان حسنِ سماعت کی جان   "دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام"

جس کے چہرے پہ جلوؤں کا پہرا رہا   نجم و طٰہٰ کے جھرمٹ میں چہرا رہا
حسن جس کا ہر اک حجب میں گہرا رہا   "جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام"

لامکاں کی جبیں بہرِ سجدہ جھکی   رفعتِ منزلِ عرشِ اعلیٰ جھکی
عظمتِ قبلۂ دین و دُنیا جھکی   "جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
اُن بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام"

پڑ گئی جس پہ محشر میں بخشا گیا   دیکھا جس سمت ابرِ کرم چھا گیا
رُخ جدھر ہو گیا زندگی پا گیا   "جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام"

فرقِ مطلوب و طالب کا دیکھے کوئی   قصۂ طور و معراج سمجھے کوئی
کوئی بیہوش، جلوؤں میں گم ہے کوئی   "کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام"

جس کے جلوے زمانے میں چھانے لگے   جس کی ضَو سے اندھیرے ٹھکانے لگے
جس سے ظلمت کدے نور پانے لگے   "جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام"

موجِ حُسنِ تبسم میں گل باریاں ۔۔۔ اور گل باریوں میں لطافت کی شاں
جن میں قدرت کی باریکیاں ہیں نہاں ۔۔۔ ''پتلی پتلی گلِ قُدس کی پتیاں

اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام''

رحمتِ حق کی ہونے لگی بارشیں ۔۔۔ دین و دُنیا کی بٹنے لگیں دولتیں
کھول دیں جس نے اللہ کی حکمتیں ۔۔۔ ''وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں

اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام''

مُضطرب غم سے ہوتے ہوئے ہنس پڑیں ۔۔۔ رنج سے جان کھوتے ہوئے ہنس پڑیں
بخت جاگ اُٹھیں سوتے ہوئے ہنس پڑیں ۔۔۔ ''جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں

اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام''

دین و دُنیا دیئے مال اور زر دیا ۔۔۔ حُور و غلماں دیئے خلد و کوثر دیا
دامنِ مقصدِ زندگی بھر دیا ۔۔۔ ''ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا

موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام''

ڈوبا سورج کسی نے بھی پھیرا نہیں ۔۔۔ کوئی مثلِ یدُاللہ دیکھا نہیں
جس کی طاقت کا کوئی ٹھکانا نہیں ۔۔۔ ''جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں

ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام''

آسماں ملک اور جَو کی روٹی غذا ۔۔۔ لامکاں ملک اور جَو کی روٹی غذا
کُن فکاں ملک اور جَو کی روٹی غذا ۔۔۔ ''کل جہاں ملک اور جَو کی روٹی غذا

اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام''

کعبۂ دین و دل یعنی نقشِ قدم ۔۔۔ جن کی عظمت نہیں عرشِ اعظم سے کم
ہر بلندی کا سر ہو گیا جس پہ خم ۔۔۔ ''کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم

اُس کفِ پا کی حُرمت پہ لاکھوں سلام''

دلکش و دلربا پیاری پیاری پھبن ۔۔۔ خود پھبن نے بھی دیکھی نہ ایسی پھبن
جس پہ قربان اچھی سے اچھی پھبن ۔۔۔ ''اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن

اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام''

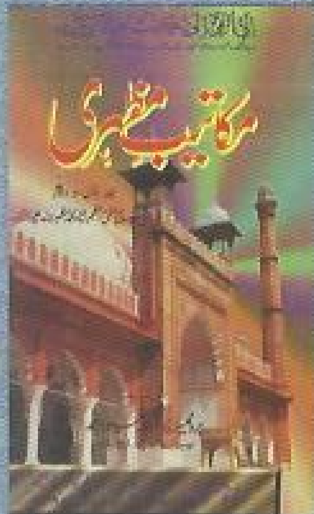
صادقہ، صالحہ، صائمہ، صابرہ ۔۔۔ صاف دل، نیک خو، پارسا، شاکرہ
عابدہ، زاہدہ، ساجدہ، ذاکرہ ۔۔۔ ''سیدہ، زاہرہ، طیبہ، طاہرہ

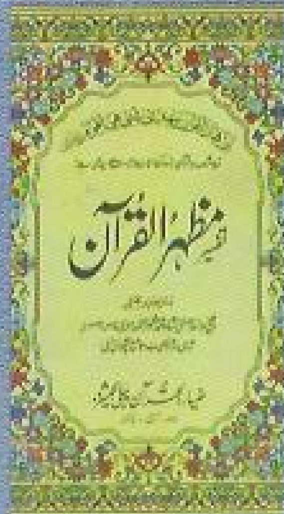
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام''

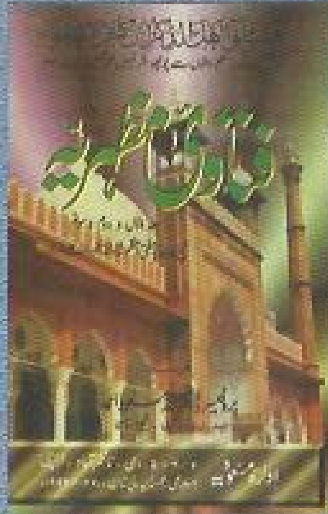
ابرِ جُود و عطا کس پہ برسا نہیں؟ ۔۔۔ تیرا لطف و کرم کس پہ دیکھا نہیں؟
کس جگہ اور کہاں تیرا قبضہ نہیں؟ ۔۔۔ ''ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں

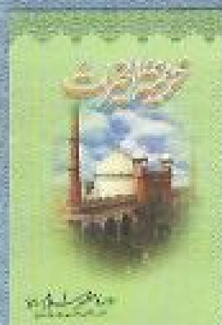
شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام''

(تضمین: مولانا سید محمد مرغوب حسین اختر الحامدی رحمۃ اللہ علیہ)



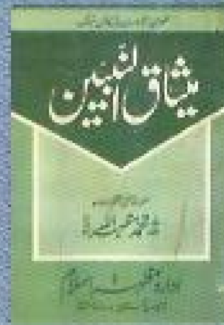




















ادارۂ مظہر اسلام، لاہور
اسلامی جمہوریہ پاکستان

0300-4108488